بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

منگل ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۔ ۱۹ احسان ۱۳۶۳ ہش ۔ ۱۹ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۴۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۹ احسان / جون ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"متلی کی شکایت ہے اور کمزوری بھی بہت ہے۔"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے ۔ آمین !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امامِ جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

اے احمدیو ! ہمیشہ ایسی آوازیں دلوں سے نکالو جو عالمِ بالا پر سنی جائیں

یہی آواز دنیا میں پھیلے گی جس کو خدا سنتا اور فرشتے پھیلا دیا کرتے ہیں :

ایسی آوازیں غالب آنے کیلئے بنائی گئی ہیں مغلوب ہونے کیلئے نہیں بنائی گئیں

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فوائد اٹھائیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس رمضان کو اس طرح ضائع نہ کر دیں جس طرح اس سے پہلے بعض قوموں نے روزوں کو ضائع کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مِنْ قَبْلِکُمْ فرمایا تو اس میں یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ تم سے پہلے بھی روزے فرض ہوئے تھے۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے روزوں سے فائدہ اٹھایا لیکن جب ان کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو تمہیں یہ بھی محسوس ہوگا کہ بہت سے ایسے بدبخت اور بدقسمت بھی تھے جنہوں نے فائدے کی بجائے نقصان اٹھایا۔ انہوں نے بھی روزے پائے۔ لیکن ایسے گندے حال میں پائے کہ وہ روزے ان کی عاقبت سنوارنے کی بجائے ان کو دین و دنیا سے محروم کر گئے ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا پس ان لوگوں کی طرح روزے نہ رکھنا .....

وہ لوگ جنہوں نے روزے ضائع کر دیئے ان کی مثال میں بائیبل سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں حضرت یسعیاہ کی یہ نصیحت بائیبل میں درج ہے کہ :-

"دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالمِ بالا پر سنی جائے۔"

(یسعیاہ باب ۵۸ آیت ۴)

یعنی ایسے بدبخت انسان ہو کہ کوئی وقت تھا کہ تم روزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کیا کرتے تھے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کیا کرتے تھے اور جھگڑوں سے رکا کرتے تھے۔ اب یہی رمضان آتا ہے تو تمہیں اور زیادہ اشتعال انگیزیوں پر مجبور کر دیتا ہے۔ تم طیش میں آکر مکے مارتے ہو اور کہتے ہو ہم دیکھیں گے کہ ہمارے ظلم سے اور ہمارے ستم اور استمداد سے کون بچ کے نکلے گا ؟ عام حالات میں بھی ہم بڑے جابر تھے۔ اب تو رمضان کی سختیاں آگئی ہیں۔ اب تو روزے آگئے ہیں۔ اب دیکھیں گے کون ہم سے بچ کے نکلتا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

خاکسار کے والد مکرم صوفی غلام محمد صاحب کی درخواست پر احباب جماعت نے بڑی باقاعدگی اور توجہ اور محبت کے ساتھ خاکسار کو دعاؤں سے نوازا ہے۔ اور روزانہ ہی محبت بھرے خطوط آرہے ہیں جس کے لئے خاکسار بے حد ممنون ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی صحت تدریجاً بحال ہو رہی ہے لیکن ابھی کمزوری ہے اور سابقہ توانائی نہیں لوٹی۔ معالج کی اجازت سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کچھ وقت روزانہ دینا شروع کیا ہے الحمد للہ احباب کرام سے عاجزانہ التماس ہے کہ ازراہ کرم دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور خاکسار کو بھرپور طاقت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کے قابل بنائے۔

(مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی) ربوہ)

● محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ جگر میں خرابی کی وجہ سے ہفتہ عشرہ سے بیمار ہیں۔ اب علاج کروانے کی غرض سے کراچی تشریف لے گئی ہیں احباب کرام کی خدمت میں اس مخلص خادمہ دین اور نافع الناس وجود کی صحت یابی کے لئے رمضان کے آخری عشرے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسب حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

پبلشر : مسعود احمد ، پرنٹر : سید عبدالحی ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری

۱۹ احسان ۱۳۶۳ ہش

رمضان کے مجاہدہ کا نقطۂ عروج

اور

اس کا عظیم الشان ثمر

رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے پر اس کے روزے رکھ کر اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجالا کر ایک مومن جس عظیم مجاہدہ کا آغاز کرتا ہے وہ اس کے تیسرے اور آخری عشرہ میں اپنے نقطۂ عروج پر پہنچکر اسے ایک عظیم الشان انعام کا مستحق بناتا ہے اور یہ انعام اسے لیلۃ القدر کی صورت میں عطا کیا جاتا ہے۔ جسے ہزار مہینوں سے بھی زیادہ بہتر اور افضل قرار دیا گیا ہے اور اس میں جو دعائیں کی جاتی ہیں بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانونِ قدرت اور اس کی خاص تقدیر کے خلاف نہ ہوں بپایۂ قبولیت جگہ پاتی ہیں۔

عظیم الشان برکتوں کی حامل یہ رات آتی تو رمضان کے آخری عشرہ ہی میں ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق انہیں ہی ملتی ہے جو اپنے مجاہدہ رمضان اور دیگر اعمال کی رو سے اس کا استحقاق حاصل کرتے ہیں۔ اسی لئے قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے

"لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھالے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اسی کے لئے لیلۃ القدر ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ اپریل ۱۹۲۶ء مطبوعہ الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کے اندر رکھنے میں حکمت ہی یہ ہے کہ مومن ابتدائی عشرہ اور درمیانی عشرہ میں ایماناً اور احتساباً روزے رکھ کر اور خالصۃً للہ دیگر عبادات بجالا کر تیسرے اور آخری عشرہ میں اپنے مجاہدہ کو اس کے نقطۂ عروج پر پہنچائیں اور اس طرح لیلۃ القدر کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کا استحقاق حاصل کریں۔ اس برکتوں والی رات کی سب سے عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اس میں استحقاق حاصل کرنے والے ہر مومن کو وہ وقت اصفا میسر آتا ہے کہ جس میں کی جانے والی دعائیں جناب الٰہی میں قبول ہو کر انسان کو فائز المرام کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

ہم پہلے دو عشروں میں سے گزرنے کے بعد اب رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اس مجاہدہ کو جس کا ہم نے رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے پر آغاز کیا تھا اس تیسرے اور آخری عشرہ میں اس طرح نقطۂ عروج پر پہنچائیں کہ اس نقطۂ عروج کا عظیم الشان ثمر یعنی لیلۃ القدر کا وقتِ اصفا ہمیں میسر آجائے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ عظمتوں والی رات اور اس میں آنے والا وقت اصفا تو ان خوش نصیبوں کو ہی میسر آئے گا جنہوں نے مجاہدۂ رمضان کو نقطۂ عروج پر پہنچا کر عند اللہ اس کا استحقاق حاصل کیا ہوگا اور انہی کی دعائیں بپایۂ قبولیت جگہ پائیں گی لیکن وہ دوسروں کے لئے بھی دعائیں کر کے ان کی محرومی کی ایک حد تک تلافی کا موجب بن سکتے ہیں۔ اس امر کا حقیقی علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے کہ کون لیلۃ القدر اور اس کے وقت اصفا سے مستفیض ہونے کا مستحق ہے اور کون نہیں ہے تاہم آخری عشرہ کے بابرکت ایام میں ہم سب کو ہی دعائیں کرنی چاہئیں اور انہیں ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔ پھر یہ دعائیں ہمارے اپنے لئے ہی نہ ہوں بلکہ انہیں وسعت دے کر دوسروں کو بھی ان میں شامل کر لینا چاہیئے تاکہ استحقاق حاصل کرنے والوں کی دعاؤں سے سب مستفیض ہو سکیں۔ ہمیں دعائیں کس طرح کرنی چاہئیں اور کیا کیا دعائیں کرنی چاہئیں۔ قدرت کے مظہر ثانی سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ نے اس پر بہت بڑے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس ان (یعنی رمضان المبارک کے) ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو۔ مگر صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ دین حق اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ کی حالت میں ہیں اور جنگ کے موقعہ پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے جس طرح جنگ کے موقع پر یہ نہیں دیکھا جاتا کسی کا اکلوتا بیٹا ہے یا پانچ دس ہیں بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے اسی طرح آج دین کی عظمت کا سوال ہے اور خصوصیت سے دین کی خدمت کی ضرورت ہے۔

پھر ایک طریق دعا کرنے کا اور بھی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے اور صرف دوسروں کے لئے ہی دعا مانگے۔ دعا اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے اور دوسروں کے لئے بھی۔ جب ایک شخص دوسروں کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جو شخص دوسروں کے لئے ہی مانگتا ہے وہ غلطی کرتا ہے اس میں کبر پایا جاتا ہے گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا۔ سو اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی مانگو۔ اس سے اصلاحِ نفس اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے اور وہ دے تو کیا جب موقع پیدا ہوگا تو ہم خود حتی الامکان اس کی مدد نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہوگی۔ اس طرح دعا کرنے سے قومی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے، مصیبت زدوں کے لئے بھی اور ان کے لئے بھی جو ابتلاء میں ہوں وہ ابتلاء روحانی ہوں یا دنیوی۔ مجموعی طور پر سب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تا ملائکہ ہمارے لئے دعائیں کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء)

سو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے انتہائی بابرکت ایام میں ہمیں پورے درد و الحاح سے بکثرت دعائیں کر کے انہیں ان کے کمال تک پہنچانا چاہیئے۔ خود اپنے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں اور دوسروں کے لئے بھی۔ اور دینِ حق اور سلسلہ کی ترقی اور کامیابی کی دعاؤں کو ہر قسم کی انفرادی دعاؤں پر ترجیح دینی چاہیئے ؂

قربانی کیلئے صرف نیت نہیں بلکہ سامان بھی ضروری ہے

تحریک جدید کے مؤسس سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے فرمایا:۔

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اس لیے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں قربانی کے لیے صرف تمہاری نیت فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان نہ ہوں"

پس اپنے آپ کو قربانی کا زیادہ سے زیادہ اہل بنانے کے لیے سادہ زندگی اختیار کریں اسراف سے بچیں۔ اور دین کی خاطر زیادہ سے زیادہ رقم محفوظ کریں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استغفار

(قسط آخر)

انسان کی جملہ مشکلات کا حل

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی - ربوہ)

استغفار فوت شدہ لوگوں کے لئے بہترین تحفہ ہے

استغفار صرف زندوں کے ہی کام نہیں آتا بلکہ مردوں کے کام بھی آتا ہے اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں ان کے درجات بلند ہوتے ہیں اگر موجودہ نسل جو زندہ ہے اپنے فوت شدہ بزرگوں اور عزیزوں کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتی رہے۔ تو اس کا فائدہ یقیناً انہیں پہنچے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک حضرت ابو ھریرہ رضؓ سے مروی ہے۔

آپ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عزّ وجلّ لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب انّٰی لی ھذہ فیقول باستغفار ولدک لک۔ (مسند احمد)

اللہ عزوجل جنت میں اپنے صالح بندہ کے درجات کو بلند کرتا ہے تو وہ بندہ کہتا ہے۔ "اے میرے پروردگار یہ مقام مجھے کہاں سے حاصل ہوا تو وہ کہے گا تیری اولاد کے استغفار کی وجہ سے جو اس نے کیا۔

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قبر میں ایک مردہ کی مثال ایک ایسے غرق ہونے والے کی طرح ہے جو مدد کے لئے چلا رہا ہو اور ایسی دعا کا منتظر ہو جو اسے باپ ماں بھائی یا دوست سے پہنچے۔ اگر وہ دعا اسے پہنچ جائے تو وہ دنیا ومافیہا سے اس کے لئے بہتر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اہل ارض کی دعاؤں کے نتیجہ میں پہاڑوں کی مانند بخشش رحمت اور ثواب عطا کرتا ہے۔

وانّ ھدیۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم

(البیہقی)

زندوں کا مردوں کو بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔

استغفار عذاب الٰہی اور شدائد کیلئے سپر ہے

استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے جو قوم استغفار کرنے پر مداومت اختیار کرنے والی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ نہیں بنتی۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ما کان اللّٰہ لیعذّبھم ما دمت فیھم وما کان اللّٰہ معذّبھم وھم یستغفرون۔ (انفال ۳۴)

اللہ کسی قوم کو اس حالت میں عذاب نہیں دے گا جب تک اے میرے رسول تو ان میں ہے اور نہ اللہ انہیں عذاب دیتا ہے اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ گویا عذاب الٰہی کے نزول سے پہلے استغفار میں لگ جانا اسے ٹال دینے کا موجب ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اُن پر ہوں) فرماتے ہیں۔

جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اور بہت استغفار کرنا چاہیئے اس طرح خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصیحتاً کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ما کان اللّٰہ لیعذّبھم وانت فیھم وما کان اللّٰہ معذّبھم وھم یستغفرون

اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

فیھم وما کان اللّٰہ معذّبھم وھم یستغفرون۔ (انفال ۳۴)

اللہ کسی قوم کو اس حالت میں عذاب نہیں دے گا جب تک اے میرے رسول تو ان میں ہے اور نہ اللہ انہیں عذاب دیتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ گویا عذاب الٰہی کے نزول سے پہلے استغفار میں لگ جانا اسے ٹال دینے کا موجب ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اُن پر ہوں) فرماتے ہیں۔

جب قبل از وقت بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اور بہت استغفار کرنا چاہیئے اس طرح خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے حصول کا ذریعہ

استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ وافر لینے کا ایک اہم ذریعہ ہے جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بار بار رحم کرے وہ استغفار کرے اور بار بار استغفار کرے اس کے نتیجہ میں نہ صرف اس کے پچھلے گناہ معاف ہوں گے بلکہ آئندہ بھی وہ گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ لے گا جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں استغفار کا حکم فرمایا ہے وہاں اپنی صفت رحیم کا بھی ذکر فرمایا ہے جس سے یہ صاف مطلب نکلتا ہے کہ استغفار کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

یاقوم لم تستعجلون بالسیئۃ قبل الحسنۃ لولا تستغفرون اللّٰہ لعلکم ترحمون۔

(نمل ۴۷)

اے میری قوم تم خوشحالی کے آنے سے پہلے خراب حالی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو کیا تم خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں پر استغفار نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

سو استغفار اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وافر حصہ مل جائے اُسے کسی اور چیز کی کیا ضرورت ہے۔

ایمان کی مضبوطی کا باعث

استغفار کے ذریعہ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ ایک تجربہ کار مالی پودوں کی جڑوں پر مٹی چڑھاتا رہتا ہے تا وہ ننگی نہ ہو جائیں اور زمین سے اچھی طرح تعلق پکڑ لیں۔ غفر جس سے استغفار کا لفظ نکلا ہے اس کے معنی بھی ڈھانکنے اور دبانے کے ہیں گویا استغفار کے ذریعہ ایک مومن اور متقی انسان اپنے ایمان کی جڑوں کو دباتا ہے۔ اور انہیں برہنگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) استغفار کی اس فضیلت کو یوں بیان فرمایا ہے:

"استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بد اثر سے بچائے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب صفحہ ۲۰-۲۱)

ہموم وغموم سے نجات

استغفار انسان کو غموں سے نجات دیتا ہے جب ہموم وغموم انسان کو گھیر لیتے ہیں اور ان سے پریشان ہو جاتا ہے اور ان سے نجات کا رستہ نہیں پاتا۔ اگر وہ استغفار پر مداومت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ان ہموم و غموم سے نجات دے دیتا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے یہ اطلاع پائی کہ ان کی قوم تکذیب کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے تو آپ وہاں سے نکل گئے۔ دوران سفر وہ ایک کشتی میں سوار ہوئے۔ جب طوفان نے کشتی کو آلیا اور کشتی کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو آپ کو سمندر میں گرا دیا گیا۔ جہاں آپ کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ تصور کیجئے کہ ایک انسان کو مچھلی نے نگل لیا ہے اور چند لمحات میں وہ اس کے معدہ میں پہنچ کر اس کے خون میں شامل ہو جانے والا ہے اس کے لئے نجات کا کون سا ذریعہ ہو سکتا ہے کون اس کی امداد کو پہنچ سکتا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے ہموم وغموم کی اس تاریکی میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ سے استغفار کیا اس سے دعا کی

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

اے اللہ اس وقت تیرے سوا مجھے کوئی نجات نہیں دے سکتا تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں تو یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۔

ہم نے یونس کی دعا کو قبول کیا اور اسے ہموم و غموم سے نجات دی۔ ہم نے مچھلی کو کہا کہ تو نے کر کے یونس کو باہر پھینک دے۔

احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ لَزِمَ الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا و من کل ھم فرجا ۔ (ابوداؤد)

جو لازم پکڑے استغفار کو اللہ تعالیٰ اسے ہر تنگی سے نکالنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور ہر غم سے نجات بخشتا ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) فرماتے ہیں:۔

"استغفار بہت پڑھا کرو ان کے واسطے غموں سے بک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

سو دنیا کے مصائب و آلام سے مامون من اللہ کی جماعتوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے دشمن کے ظاہری غلبہ کو دیکھ کر انہیں مایوس اور نا امید نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنا چاہیئے اور اس سے استمداد کرنی چاہیئے اللہ تعالیٰ ان کے بچاؤ کے سامان ضرور کرے گا۔

استغفار خوشحال زندگی کا ضامن ہے

دنیا میں انسان راحت و آرام کے حصول کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا وہ اپنے سکھ اور چین کے لئے ہر ممکن طریق استعمال کرتا ہے اور اگر جائز طور پر وہ اس آرام اور چین کے حصول میں کامیاب نہ ہو تو وہ ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتا وہ بددیانتی سے کام لیتا ہے۔ رشوت لیتا ہے دوسروں کے حقوق غصب کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے ڈاکے مارتا ہے اور اپنے لئے اموال جمع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رزق کی کشائش اور آرام و آسائش اور خوشگوار زندگی گزارنے کا یہ طریق بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے استغفار کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ تم اللہ سے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو

یمتعکم متاعا حسنا الی اجل مسمی ۔

(ھود ۴)

اللہ تعالیٰ تم کو ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ تم اللہ سے استغفار کرو۔

یرسل السماء علیکم مدرارا و یمددکم باموال ۔ (نوح)

اللہ تعالیٰ برسنے والے بادلوں کو تمہاری طرف بھیجے گا جن کی وجہ سے زمین عمدہ فصلیں اگائے گی اور تمہاری آمد میں اضافہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اموال سے تمہاری مدد کرے گا۔

یجعل لکم جنٰت و یجعل لکم انھارا ۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا بہائے گا۔

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم عاد کو مخاطب کر کے فرمایا تھا تم استغفار کرو اور اللہ کی طرف کامل رجوع کرو۔

یرسل السماء علیکم مدرارا و یزدکم قوۃ الی قوتکم و لا تتولوا مجرمین ۔ (ھود ۵۳)

اللہ تعالیٰ تمہاری طرف خوب برسنے والے بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور تم مجرم بن کے خدا سے منہ نہ پھیرو۔

کشائش رزق کا باعث

احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو لازم پکڑے گا رزقہ من حیث لا یحتسب اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں۔

"توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔"

(البدر ۶ فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

آج کی دنیا کی اقتصادیات آئے دن بحران کا شکار رہتی ہیں۔۔ ہر حکومت اور ہر ملک اس فکر میں لگا ہوا ہے کہ وہ کس طرح اپنے افراد کا پیٹ بھرے۔ انہیں بھوک سے بچائے۔ کہیں بے آباد زمینوں کو آباد کیا جا رہا ہے کہیں زیادہ پیداوار دینے والے بیج تیار کئے جا رہے ہیں۔ کھادوں کے استعمال پر زور دیا جا رہا ہے۔ انسانی پیدائش کو محدود کیا جا رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے رزق اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کوئی انسان اپنی طاقت کے بل بوتے پر اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس نے ایسے طریق بتائے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر رزق میں فراوانی کی جا سکتی ہے۔ ایک طریق اس نے استغفار بتایا ہے استغفار پر مداومت اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ بارشیں بھی برسائے گا۔ تمہاری نہروں اور دریاؤں کے پانیوں میں اضافہ کرے گا۔ باغات اگائے گا فصلیں اگائے گا جن کی وجہ سے تمہارے خزانے بھر جائیں گے غرض اس سادہ سے طریق پر عمل کر کے ہم اپنی ساری مشکلات دور کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مستغفر کو اولاد سے نوازتا ہے۔

استغفار کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ مستغفر کو اولاد سے بھی نوازتا ہے۔ اولاد کے حصول کے لئے انسان ہر قسم کے پاپڑ بیلتا ہے۔ منتیں مانتا ہے۔ چڑھاوے چڑھاتا ہے۔ تعویز اور گنڈے کرواتا ہے بزرگوں سے دعائیں کرواتا ہے۔ طبیبوں اور سنیاسیوں کے پیچھے چکر لگاتا ہے اور ہزاروں روپے خرچ کر دیتا ہے لیکن گوہر مراد پھر بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اگر ان اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے نسخہ کو آزمائے تو اسے در در کی ٹھوکریں کھانے سے نجات مل سکتی ہے اور وہ طریق استغفار کی کثرت ہے استغفار کی کثرت کے نتیجہ میں ساری روکیں دور ہو جاتی ہیں۔ بیماریوں سے انسان شفا پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے نوازتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہ نسخہ بتایا تھا اور فرمایا تھا کہ استغفار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد بھی دے گا۔ تمہیں بیٹوں سے بھی نوازے گا اور تمہاری تعداد میں اضافہ ہو گا مگر اس بدبخت قوم نے آپ کی آواز پر کان نہ دھرا اور طوفان کے پانی میں غرق ہو گئی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں۔

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

استغفار خلوص نیت سے کیا جائے

استغفار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ یہ حسن نیت اور خلوص قلب سے کیا جائے۔ استغفار کرنے والا یہ سمجھ رہا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور خدا تعالیٰ سے کیا مانگ رہا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے اس کی غناء ذاتی اور قدرت پر یقین رکھے خدا سے صلح کرے اور اس کو ناراض کرنے والے اعمال سے نہ صرف اجتناب کرے بلکہ اپنے تقویٰ اور راست بازی سے اس کو خوش کرتا رہے غرض استغفار سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے انسان کو اپنے اعتقاد اور اعمال پر نظر کرنا ضروری ہے اس کی قدرتوں پر یقین ہونا چاہیئے اور پھر خلوص قلب سے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کناں ہو۔ ورنہ صرف منہ سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہنے سے کچھ نہیں بنے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ پر ہوں) فرماتے ہیں۔

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جائیں گے ..... خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے بغیر دل کے زبان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دینِ حق کی تمام عبادات و تعلیمات اور احکام و اوامر کی غرض و غایت یہی ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک حقیقی کی معرفت و محبت میں ترقی کرتا چلا جائے اور اس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر ایک طرف ربِ کریم سے اپنا تعلق مضبوط کرتا چلا جائے اور دوسری طرف اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور ان سے ہمدردی و غمگساری میں ان اخلاقِ حسنہ پر کاربند ہو جن کی رب العزت نے تاکید فرمائی ہے۔

ماہِ رمضان کے انتیس یا تیس روزے انسان کے کردار کو سنوارنے، اس کی روح کو نکھارنے اور اسے عبدِ حقیقی بنانے کے لئے لابدی ہیں روزہ کے لئے "الصیام" کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے۔ اس کا واحد "صَوْمٌ" ہے جس کے معنی کسی چیز سے رکنا ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں روزہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت مقررہ اوقات میں کھانے پینے وغیرہ امور سے مجتنب رہا جائے۔ سورۂ بقرہ کے رکوع ۲۳ میں روزوں کی فرضیت اور مقصد کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

ترجمہ:۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔"

اس آیت کریمہ میں روزوں کی غرض تقویٰ یعنی روحانی و اخلاقی کمزوریوں سے بچنا بتائی گئی ہے۔ بے شمار شیطانی تحریکات اور روحانیت سوز محرکات انسان کے خیالات کو زہر آلود کرنے اور اس کے کردار کو راہِ راست سے بھٹکانے اسے حیوانی جذبات کے چنگل میں پھنسانے اور آفاتِ نفس کا غلام بنانے کے لئے کارفرما ہیں جس کی وجہ سے نفسِ امارہ کی قید سے رہائی پانے میں انسان دشواری محسوس کرتا ہے اور روحانی ترقیات کے لئے مرغِ بسمل کی طرح تڑپتا ہے۔

محبت الٰہی کی سچی تڑپ رکھنے والے اپنے ایسے بندے کو ربِ کریم تسلی دیتا ہے۔ کہ اگر وہ بیمار یا مسافر نہیں تو جب رمضان کا مہینہ اپنے جلو میں بے شمار رحمتیں اور برکتیں لے کر آئے تو وہ اس کے روزے رکھے۔ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط) جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ گناہوں، بے راہ رویوں اور جہالت کی ظلمتوں سے نجات پا کر اپنے رب کو پالے گا اور نیکی و تقویٰ کا نور اس کے سینہ و دل کو منور کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ ایسے خوش نصیب کی دعاؤں کو سنے گا انہیں اپنے حضور شرفِ قبولیت بخشے گا، ان کا جواب دے گا۔ شرط یہ ہے کہ روزہ دار خدا تعالےٰ کے احکام کی اطاعت کرے اس کی رضا کی راہوں پر چلے، اپنے نفس کی پیروی نہ کرے، دنیا کی لذات پہ نہ گرے، اہلِ دنیا کو خوش کرنے کی خاطر اپنے رب کی ناراضگی مول نہ لے، عزیز سے عزیز تر رشتہ دار اور دوست احباب ناراض ہوتے ہیں تو ہو جائیں ان کی ناراضگی کی تلخی کو قبول کر کے اللہ کی محبت اور ایمان کی حلاوت کو حاصل کرے، چونکہ ہر عزت و عظمت، ہر بڑائی و بزرگی اور کبریائی خدائے ذوالجلال والاکرام کے لئے ہے اس لئے اسی کے آگے گردن جھکائے اس کے سوا کسی جابر زور آور کسی حاکم اور صاحبِ اقتدار سے ڈر کر یا اس کی چیرہ دستیوں اور مظالم سے گھبرا کر سچائی اور راستی کے نور سے محرومی قبول نہ کرے کہ بالآخر کامیابی و سرخروئی انہیں کے ماتھے کا جھومر بنا کرتی ہے جو ضیائے حق کو پھیلانے کی خاطر کسی ظلمت باطل سے نہیں دبتے اور صبر پر قائم رہ کر صبر کی نصیحت کرتے ہوئے حق پہ ثابت قدم رہ کر حق کی نصیحت کرتے چلے جاتے ہیں۔ روزہ میں صبر و استقلال اور استقامت کا یہی سبق ملتا ہے۔ مگر اس کیلئے گریہ و زاری، آہ و بکا اور عرشِ الٰہی کو ہلا دینے والی مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے جن سے یقیناً نصرتِ الٰہی اور تائیدِ ایزدی کی وہ عظیم تجلی ظاہر ہوتی ہے کہ ظلمت و نفرت کی بھیانک و تاریک رات ختم ہو جاتی ہے۔ روئے زمین پہ بسنے والے مظلوم انسان عزت و اعزاز کے تاجوں سے سرفراز کئے جاتے ہیں دیکھئے ہمارا وفادار قادر و ذوالاقتدار خدا کتنی عظیم بشارتیں دیتے ہوئے فرماتا ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ لا فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (البقرہ ع ۲۳)

کہ "(اے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔"

یہ بشارتیں انہی افراد و اقوام کے حق میں پوری ہوتی ہیں جو تمام شرائط کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کی نیت سے روزہ کی عبادت کا حق ادا کرتی ہیں۔ روزہ کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہے۔ ایسا روزہ بھوک اور پیاس کی تکلیف سے تو دوچار کرتا ہے مگر کوئی روحانی فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ الٹا غضب الٰہی کا مورد بناتا ہے۔ سیدنا سید الانبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔ (بخاری)

کہ "جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پہ عمل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اللہ تعالےٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ (عملی زندگی کو اللہ تعالےٰ کی اطاعت سے دور رکھ کر، احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کر کے روزہ کا مصنوعی لبادہ اوڑھ کر) کھانا پینا چھوڑ دے۔"

اس ارشادِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے عیاں ہے کہ روزہ میں انسان کے تمام جذبات و خواہشات، تمام اعضاء اور اعمال پہ پابندی ہوتی ہے۔ روزہ دار بُرا سوچ اور گندے خیالات سے باز رہے، اپنے دل کو یادِ الٰہی میں محو رکھے، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھے، کسی پہ کوئی بہتان تراشی نہ کرے، غیبت سے بچے، جھوٹ گالی گلوچ اور دلآزاری والی گفتگو سے اجتناب کرے اسی طرح اپنے کانوں کو لغو باتوں اور گانے بجانے کا رسیا نہ بنائے، اپنی آنکھوں کو بُرے مناظر، فحش بینی اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے روکے، اپنے ہاتھوں اور پیروں کو خدا تعالےٰ کی نافرمانی والی راہوں پر نہ چلائے، روزہ دار کے جسم کے ہر حصہ کا روزہ ہوتا ہے اس سے کوئی ایسی حرکت اور قول و فعل سرزد نہ ہو جو اللہ تعالےٰ کی رضا کے خلاف ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔ (بخاری)

"کہ روزے ڈھال (تمام برائیوں سے بچاؤ) کا کام دیتے ہیں۔ پس روزہ دار کو چاہیئے کہ ہر قسم کی فحاشی، بدکلامی اور بے حیائی سے دور رہے۔ جہالت سے بچے اگر کوئی شخص اس سے لڑائی جھگڑا کرے یا اسے گالی دے (تو روزہ دار جواباً جھگڑے اور گالی گلوچ میں ملوث نہ ہو بلکہ اُسے) کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (روزہ کی وجہ سے کھانا پینا چھوڑنے سے جو بُو روزہ دار کے منہ سے آنے لگتی ہے وہ لوگوں کو بے شک ناگوار ہو لیکن) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کو کستوری سے بھی اچھی لگتی ہے (کیونکہ روزہ دار خدا تعالےٰ کی خاطر بھوک اور پیاس وغیرہ تمام جائز خواہشات و لذات کو ترک کرتا اور اپنے رب کی اطاعت بجا لاتا ہے) اور روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو میرے لئے ہے پس روزہ میرے لئے ہی رکھا جاتا ہے وَأَنَا أَجْزِي بِهِ اور میں ہی (اپنی شان کے مطابق اس کی بہترین) جزا دوں گا۔ عام نیکیوں کا ثواب دس گنا یا اس سے بھی زیادہ ملتا ہے (مگر روزہ کا ثواب غیر محدود اور بے حساب ہوگا۔)

روزہ کی حکمتوں میں سے ایک یہ حکمت اور سبق بھی ہے کہ جب روزہ دار اللہ تعالےٰ کے حکم سے حلال اور جائز چیزوں کے استعمال سے بھی اجتناب کرتا ہے تو پھر یہ کس قدر ضروری ہے کہ وہ اُن باتوں سے ہمیشہ دور رہے جن کو خدا تعالےٰ نے ناپسند اور حرام قرار دیا ہے۔ ایک ماہ کے روزوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوران نیکی و تقویٰ کی جو تربیت دی جاتی ہے اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس تربیت کے نقوش اتنے گہرے اور انمٹ ہوں کہ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی انسان تقویٰ و طہارت اور صالحانہ زندگی کے اس معیار کو نہ صرف برقرار رکھے بلکہ بتدریج اسے بڑھاتا چلا جائے اور اپنی گفتار و کردار اپنی عادات و اطوار اور دل و دماغ کو نیکی و راستی کے ان چراغوں سے روشن سے روشن تر کرتا چلا جائے۔

رمضان آسمانی ریفریشر کورس اور روحانی ٹریننگ کا مہینہ ہے جو شیطانی حملوں سے بندہ کو محفوظ کرنے کے لیئے ایک مضبوط قلعہ ہے۔ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ (بخاری)

(ترجمہ)

"جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (یعنی آسمان سے رحمتوں اور رضائے باری کی ہواؤں کا نزول غیر معمولی طور پر زیادہ شروع ہو جاتا ہے اور مومنوں کے صالح اعمال اور دعائیں آسمان میں داخل ہو کر اللہ تعالےٰ کے حضور شرف قبولیت پاتی ہیں) اور (رمضان میں) جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ (یعنی خلوص نیت اور حقیقی روح کے ساتھ جو لوگ روزے رکھتے ہیں اور ہر لحظہ و ہر آن نیکی ذکر الٰہی پنجگانہ نماز تلاوت قرآن، نوافل، صدقات تہجد اور دعاؤں میں اس قدر مصروف و معمور زندگی گزارتے ہیں کہ ان پر دوزخ کے سب دروازے بند ہو جاتے ہیں) اور (رمضان میں شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ (یعنی روزہ دار انسان ہر لمحہ رضائے الٰہی کو مقدم رکھنے کے نتیجہ میں آفات نفس، نفس کی غلامی اور نفس امارہ کی سرکش تحریکوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، اس کا شیطان بے بس ہو جاتا ہے اور روزہ دار پر اپنا وار کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

رمضان کے مبارک ایام میں فضل خدا کا سایہ ہر آن حقیقی روزہ دار کے سر پر قائم رہتا ہے۔ اس کے لیئے ہر دن بے شمار برکتوں، رحمتوں اور نصرت باری کی بارش برساتا اور ہر شب انعامات و الطاف الٰہی کی چاندنی پھیلاتی ہے کیونکہ جیسا کہ اوپر مرقوم ہے روزہ رکھنے والے مومنین پنجگانہ نمازوں کی وقت پر باجماعت ادائیگی کرتے ہیں، نماز تراویح، نماز تہجد، کثرت سے دعائیں، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم اور صدقات و خیرات کا بھی زیادہ سے زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے، روزہ داروں کے روزے افطار کروائے جاتے ہیں جس میں صرف امیروں کو نہیں بلکہ غریبوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے کیونکہ حضور اکرم فرماتے ہیں۔

"بدترین دعوت وہ ہے جس میں غریبوں کو نظر انداز کر کے صرف امیروں کو مدعو کیا جاتا ہے"

نادار افراد کو روزے رکھوانے کا انتظام، صدقۂ فطر یعنی فطرانہ عید سے بہت پہلے ادا کر دیا جاتا ہے، روزہ دار امیروں کے لیئے ایک مفید سبق یہ بھی ہے کہ روزہ کی حالت میں بھوک اور پیاس کی شدت یہ احساس دلاتی ہے کہ وہ ان غریبوں، ناداروں، بے سہارا یتیموں، بے نواؤں، بیواؤں اور محتاجوں کی مدد کریں۔ ان کی اور ان کے بچوں کی بھوک دور کرنے اور ان کا پیٹ بھرنے کی سعی کریں اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

حدیث نبوی ہے:۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ

کہ "مخلوق خدا تعالےٰ کا کنبہ ہے"

جو ان کو کھلاتا پلاتا اور ان کے دکھ درد مصیبت اور بیماری میں ان کی مدد کرتا ہے اللہ تعالےٰ بھی ہر مشکل میں ان کی مشکل کشائی فرماتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ

کہ "جو شخص اپنے (انسان) بھائی کی ضرورت پوری کرتا اور اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا اور مدد کرتا ہے"۔

ایک اور حدیث شریف ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ بندے سے کہے گا میں بیمار، بھوکا، پیاسا اور ننگا تھا تو نے کیوں نہ میری مدد کی، مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا، پانی کیوں نہ پلایا اور کپڑا کیوں نہ اوڑھایا۔ بندہ عرض کرے گا الٰہی تیری ذات تو ان ساری کمزوریوں سے پاک ہے میں کیونکر تیری مدد کرتا۔ خدا فرمائے گا۔ جب میرا فلاں بندہ بھوکا پیاسا اور ننگا (یا علاج کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بستر علالت پر جان دے رہا تھا) تو اس وقت گویا میں ہی ان تمام دکھوں میں مبتلا تھا تو نے کیوں نہ میرے ان بندوں کی خبر گیری کی۔

اس حدیث پر غور کیجیئے کہ اللہ تعالےٰ کس قدر ناراض ہوتا ہے ایسے شخص سے جو کسی بھی رنگ میں اپنے انسان بھائی کی مدد کر سکتا ہے لیکن نہیں کرتا اور اسے حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے اور کس قدر خوش ہوتا ہے حق تعالےٰ اس خوش نصیب سے جو جس رنگ میں یا جس حد تک اپنے کسی دکھی انسان بہن بھائی کی مدد کر سکتا ہے۔ دل و جان سے کرتا ہے۔

رمضان کے ان تقاضوں کو ہمیشہ یاد رکھنا ہماری جماعت کے ہر فرد کے لیئے بے حد ضروری ہے تا ہمارے ماحول میں بسنے والا کوئی انسان کسی قسم کی محرومی کے قلق اور اذیت میں مبتلا ہو کر آہیں نہ بھرتا ہو بلکہ اس کے ہر دکھ اور تکلیف کا فوری تدارک ہو جائے اس سے پورا معاشرہ خوشی و مسرت اور باہمی عزت و احترام کی دولت سے مالا مال ہو کر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ رمضان کے یہی تقاضے ہیں جنہیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے ہی اللہ تعالےٰ کی وہ بے شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس مہینہ کی نفل عبادت دوسرے دنوں اور مہینوں کی فرض عبادت کے برابر ہے اور فرض عبادت دوسرے مہینوں کی فرض عبادت سے ستر گنا زیادہ افضل ہے اور مومن کے رزق میں اس ماہ فراخی عطا کی جاتی ہے اور اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حقیقت رمضان اور روزہ کے تقاضوں کو سمجھ کر رضائے باری تعالےٰ کے حصول کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ایام میں نازل ہونے والی کثیر رحمتوں اور برکتوں سے خوب خوب بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے داماد عزیزم مبارک احمد صاحب بجلی کا شارٹ لگنے کی وجہ سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں عزیز کی گرنے سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد عبد اللہ کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

(بقیہ ص ۴)

صرف زبانی دعائیں عبث ہیں ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ نمبر ۴)

پھر فرمایا:۔

"صرف زبانی تکرار سے مطلب حاصل نہیں ہوتا ..... پس توبہ استغفار جنتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا کے حضور دعائیں کرو۔"

(الحکم ۸ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ نمبر ۳)

حرف آخر

ان دنوں جماعت احمدیہ کو جن حالات کا سامنا ہے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو استغفار کو لازم پکڑ لینا چاہیئے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کو جذب کرنا چاہیئے۔ توبہ استغفار کا نسخہ ایسا نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں جاتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ جب کسی مجلس میں بیٹھتے تو ستر بار استغفار پڑھتے۔ آپ فرماتے ہیں۔

طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا (ابن ماجہ)

خوش قسمت ہے وہ انسان جس کے نامۂ اعمال میں استغفار زیادہ ہو۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالےٰ کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) فرماتے ہیں۔

"۔ خواہش استغفار فخر انسان ہے جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لیئے استغفار کو اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب"۔ روحانی خزائن

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں استغفار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آمین۔!

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو سرائے فضل عمر کے قریب کچھ نقدی ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

(مظفر عمران ابن محمد یوسف ناصر کوارٹر نمبر ۳ تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائیگا۔

(۲)۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لیئے درخواستیں ۳۰ جون ۱۹۸۴ء تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لیئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پیارے بچو!

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور معیاری اور خوشخط مقالے لکھ کر یکم جولائی ۱۹۸۴ء سے قبل مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی اہلیہ صاحبہ کو سڑک عبور کرتے ہوئے سکوٹر سے حادثہ پیش آگیا ہے جس سے ٹانگ اور کندھے پر چوٹیں آئی ہیں احباب انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(محمد ابراہیم بھامڑی دارالنصر غربی ربوہ)

بازیافتہ نقدی

۲۵ مئی بروز جمعہ شام کے وقت میری دوکان پر کسی دوست کی کچھ نقدی رہ گئی ہے۔ جس دوست کی ہو نشانی بتا کر لیجائے۔

شاہد شاپنگ سنٹر۔ افضل مارکیٹ گول بازار ربوہ

الفضل کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے "الفضل" کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو خدا کے فضل سے کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔ احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

دعائے مغفرت

۔۔ خاکسار کے والد صاحب مکرم چوہدری اکبر علی صاحب ۲ جون کو لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا جنازہ اسی رات ربوہ لایا گیا اور محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ (ثانی) نے نماز جنازہ فجر کی نماز کے بعد بیت المبارک میں پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے چنانچہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت تقریباً ۸۲ سال تھی۔

مرحوم نہایت ہی پابند صوم و صلوٰۃ تھے اور ہر وقت اپنی اولاد اور ملنے والوں کو نیکی کی تلقین فرماتے تھے۔ اور خدمت دین کے جذبہ سے ہمیشہ سرشار تھے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین۔ اللھم آمین)

(چوہدری صفدر علی۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

۔۔ میری اہلیہ مکرمہ بشریٰ خانم نصرت مورخہ ۲ جون ۱۹۸۴ء بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اگلے روز بعد نماز فجر دارالیمن میں مکرم محمد اسماعیل صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ قریباً اڑھائی ماہ بیمار رہیں اور بیماری کے دوران ہی خدا کو پیاری ہو گئیں۔ مرحومہ نے ایک لڑکا اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالرشید منہاس۔ دارالیمن۔ ربوہ)

خدمت خلق

راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کا ہٹانا

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا اور اس نے صرف یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گذرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی، راستے سے کاٹ دیا۔

(مسلم کتاب البر والصلوٰۃ)

پیارے اطفال بھائیو! آپ بھی راستے سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹا کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں۔

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت احمدیہ متوجہ ہوں

الحمد للہ کہ رمضان کے نہایت ہی مبارک اور قیمتی ایام اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے ساتھ پھر میسر آئے ہیں۔ ان ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیز آندھی سے بھی بڑھ کر مال خرچ کر کے زیادہ سے زیادہ برکتیں حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

دوسری دینی تحریکوں کے ساتھ "وقفِ جدید" کی مبارک تحریک کو بھی خصوصی طور پر یاد رکھیں اور احباب جماعت کو تحریک فرما دیں کہ ۲۲ رمضان المبارک سے قبل اپنا اور اپنے اہل و عیال کا "چندہ وقفِ جدید" سو فیصد (۱۰۰ فیصد) ادا فرما دیں تاکہ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں ان کے لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعائے خاص کی درخواست کی جائے۔

یاد رکھئے کہ ان مبارک ایام میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بارگاہِ الٰہی میں بہت ہی مقبول ہے۔ انجمن وقفِ جدید آپ سے پُرخلوص تعاون اور خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہے۔

ازراہ کرم یہ بھی کوشش فرمائیں کہ آپکی پوری جماعت کا "چندہ وقفِ جدید" ۲۲ رمضان المبارک تک مکمل ادا ہو جائے تاکہ آپ کی جماعت کا نام بھی سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی دعائیہ فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

نوٹ:- سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء کی اطلاع ۲۲ رمضان المبارک تک دفتر وقفِ جدید میں دے کر ممنون فرما دیں۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنے موعود چندہ کی ادائیگی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل صد فیصد فرما کر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

مکان برائے کرایہ

اقصیٰ روڈ پر واقع ایک مکان ایرسٹوری جس میں ۲ کمرے۔ باورچی خانہ۔ سٹور۔ باتھ روم۔ فلش سسٹم۔ سوئی گیس۔ بجلی۔ پانی۔ کشادہ صحن کرائے کے لئے خالی ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں!

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ

داخلہ شروع ہے!

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ

ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔ کلاسز ۷ جولائی سے شروع ہوں گی۔ امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ بس کارڈ بھی بنوا کر دیا جاتا ہے۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

کیورٹیو کورسز CURATIVE COURSES

INTERNATIONAL NAME	اردو نام	
Asthma Course	دمہ کورس	60/-
Diabetes Course	ذیابیطس کورس	80/-
Deafness Course	بہرہ پن کورس	45/-
Eyesight Course	کمزوری نظر کورس	60/-
Heartone Course	مقوی دل کورس	200/-
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس	150/-
Kidney Pain Course	درد گردہ کورس	150/-
Hypertension Course	ہائی بلڈ پریشر کورس	100/-
Leucoderma Course	پھلبہری کورس	60/-
Obesity Course	موٹاپا کورس	60/-
Bed Urine Course	بول بستری کورس	30/-
Baby Growth Course	بے بی گروتھ کورس	20/-
Body Building Course	باڈی بلڈنگ کورس	30/-
Dwarfishness Course	چھوٹا قد کورس	60/-
Myopia Course	خرابی نظر دور کورس	60/-
Polio Course	پولیو کورس	120/-
T.B. Course	ٹی۔ بی کورس	50/-

کیورٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال،
لاہور: افضل میڈیکل سٹور چوک یتیم خانہ ملتان روڈ
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور نکلسن روڈ انور مارکیٹ ریواسٹین
لاہور: خان برادرز میڈیکل سٹورز نمبر چوک مغلپورہ
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ 606-607

فینسی چوڑیاں

نت نئے ڈیزائن۔ دلکش و خوشنما رنگوں میں اور بے شمار ورائٹی میں

آج ہی خریدیئے!

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ۔ گول بازار ربوہ:

پروپرائٹر: عبدالواسع شاہد

"ارشادات" (صفحہ اوّل سے آگے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت لیسعیاہ یہود سے فرماتے ہیں کہ تم یہ حرکتیں کر رہے ہو۔ گویا یہود کی جو حالت گزر چکی ہے اور جس کے ایک پہلو کی طرف قرآن کریم مِنْ قَبْلِكُمْ میں اشارہ کرتا ہے۔ بائیبل میں یہ اُس کی تفصیل ہے کہ:-

"دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مُکّے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے کہ تمہاری آواز عالمِ بالا پر سُنی جائے۔"

فرماتے ہیں تم بڑے بدبخت ہو۔ کبھی تمہارے روزے ایسے ہوا کرتے تھے کہ اتنی ہلکی اور خفی آوازوں میں تم خدا کو یاد کیا کرتے تھے کہ بظاہر انسان اُن آوازوں کو نہیں سُن رہے ہوتے تھے لیکن اُن آوازوں میں ایسی قوتِ پرواز تھی کہ وہ آوازیں عالمِ بالا پر پہنچا کرتی تھیں اور آج تم نے شور برپا کیا ہوا ہے اور وہ آوازیں زمین سے چمٹی ہوئی ہیں اور زمین کی ہو چکی ہیں۔ اُن میں قوتِ پرواز نہیں رہی۔ تمہارے مُنہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور طیش میں آکر مُکّے مار رہے ہو۔ لیکن اُن آوازوں کے مقدر میں پرواز نہیں لکھی گئی۔ ہاں کچھ وہ تھیں گریہ و زاری کی آوازیں جو عالمِ بالا پر سُنی جاتی تھیں کیسا پیارا موازنہ کیا ہے۔

پس اے احمدیو! تم ہمیشہ ایسی آوازیں اپنے دلوں سے نکالو جو عالمِ بالا پر سُنی جائیں اور زمین والوں کے کان اُن سے محروم ہوں تو کوئی پرواہ نہ کرو۔ وہی آواز دُنیا میں پھیلے گی جس کو خدا سُنتا ہے اور پھر خدا کے فرشتے اُس کو دُنیا میں پھیلا دیا کرتے ہیں۔ ایسی آوازیں غالب آنے کے لئے بنائی گئی ہیں مغلوب ہونے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)"

(الفضل ۲۵ جون ۱۹۸۳ء صفحہ ۶)